مذہب اسلام

میں خدمت خلق کی اہمیت و افادیت

از قلم

شمس تبریز نوری امجدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

انسانوں سے محبت و الفت شفقت و پیار اور ضرورت مند انسانوں کی مدد کرنے کو ہر دین اور مذہب میں تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن دین اسلام نے انسانی خدمت کو اخلاقِ حسنہ اور عظیم عبادت قرار دیا ہے۔ اللہ رب العزت نے انسانوں کو اپنی ایک الگ الگ صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے۔ اور یہی فرق و تفاوت اس کائناتِ ہستی کا حسن و جمال ہے ۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو باہمی ہمدردی اور خدمت گزاری کا سبق دیا۔ طاقتوروں کو کمزوروں پر رحم و مہربانی اور امیروں کو غریبوں کی امداد کرنے کی تاکید و تلقین فرمائی۔

مظلوموں اور حاجت مندوں کی فریادرسی کی تاکید فرمائی۔ یتیموں، مسکینوں اور لاوارثوں کی کفالت اور سرپرستی کا حکم فرمایا ہے۔

"خير الناس من ينفع الناس"

"تم میں بہترین وہ ہے جس سے دوسرے انسان کو فائدہ پہنچے"

کنزالعمال، ج: 8، حدیث نمبر: 42154

خدمت خلق، وقت کی ضرورت بھی ہے۔ اور بہت بڑی عبادت بھی ہے۔ کسی انسان کے دکھ درد کو بانٹنا حصولِ جنت کا ذریعہ ہے۔ کسی زخمی دل پر محبت و شفقت کا مرہم رکھنا اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ کسی مقروض کے ساتھ تعاون کرنا اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے کا ایک

بڑا سبب ہے۔ کسی بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کا حق بھی ہے اور سنت رسول بھی ہے۔ کی بھوکے کو کھانا کھلانا عظیم نیکی اور ایمان کی علامت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے (دوزخ کی) آگ سے سات خندق جتنے فاصلے کی دُوری پر کردے گا اور دو خندق کے درمیان پانچ سو 500 سال کا فاصلہ ہے' 'حاکم المستدرک علی الصحیحین، ج: 2، حدیث: 7172

دوسروں کو نفع پہنچانا اسلام کی روح اور ایمان کا تقاضا ہے۔ ایک اچھے مسلمان کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے جو دوسرے انسانوں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ اس نیکی کے ذریعے صرف لوگوں میں عزت واحترام ہی نہیں پاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی درجات حاصل کر لیتا ہے۔ پس شفقت و محبت، رحم و کرم، خوش اخلاقی، غمخواری و غمگساری خیرو بھلائی، ھمدردی، عفو و در گزر، حسن سلوک، امداد و اعانت اور خدمت خلق! ایک بہترین انسان کی وہ عظیم صفات ہیں کہ جن کی بدولت وہ دین و دنیا اور آخرت میں کامیاب اور سرخرو ہو سکتا ہے۔

خدمت خلق کے طریقے

خدمت خلق کسی ایک صورت میں محدود نہیں ہے بلکہ اس کی بے شمار صورتیں ہیں۔

مثلاً (۱)پیار و محبت کے ساتھ اچھے اسلوب میں بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

۲)اپنے کارو بار اور زراعت وغیرہ میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔

۳)کسی کو اچھا و نیک مشورہ دینا جس سے مشورہ کرنے والے کا بھلا ہو۔

۴)کسی بیمار کا علاج کرا دینا۔

۵)کسی بھوکے پیاسے کو کھانا کھلا دینا و پانی پلا دینا۔

۶)کسی غریب کی مادی و معاشی مدد کردینا۔

۷)یتیموں و غریبوں کی شادی کرا دینا

۸)اسباب فراہم کر دینا کسی حاجت مند کو بنا سود کے قرض دینا۔

۹) کوئی سامان کچھ مدت کے لیے ادھار دینا

۱۰)کسی کو تعلیم دلا دینا۔

۱۱)ننگے بدن کو لباس فراہم کرنا۔

۱۲)درخت اور پودا لگا دینا۔

۱۳)جس سے انسان و حیوان فائدہ اٹھائیں۔

۱۴)کسی زخمی کی مدد کردینا۔

۱۵)کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا۔

۱۶)کسی مسافر کی مدد کردینا۔

۱۷)کسی کی جائز سفارش کے ذریعہ کوئی مسئلہ حل کردینا۔

۱۸)کسی کا کام کرنے کےلئے اس کے ساتھ جانا۔

۱۹)کسی کو گاڑی کے ذریعہ اس کے گھر یا منزل مقصود تک پہنچا دینا۔

۲۰)اپنے کام کے ساتھ دوسرے کا بھی کام کر دینا۔ مثلا اپنا سامان خریدنے گئے دوسرے کا سامان بھی لیتے لائے۔

۲۱)کسی مظلوم کا حق دلا دینا۔

۲۲)راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا وغیرہ وغیرہ

غرض کہ خدمت خلق کی بے شمار صورتیں ہیں ۔ یہاں یہ چیز قابل ذکر ہے کہ خدمت خلق صرف مال و دولت کے ذریعہ نہیں ہوتا ہے۔ ہاں جہاں مال و دولت خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں مال خرچ کرنا ہی افضل ہے۔ اور یہ عمل صرف مالداروں کےلئے خاص نہیں ہے بلکہ ایک غریب آدمی بھی یہ کام کر سکتا ہے۔ جیسا کہ خدمت خلق کے تحت اوپر ذکر کیے گئے۔

خدمت خلق ایک مقدس جذبہ ہے جس کی تحریک کےلئے کسی رہبر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ایک سچا انسان مخلوق کی خدمت کرتے ہوئے تھکتا نہیں ہے۔ بیزار نہیں ہوتا۔

خدمت خلق یہ وہ نیکی ہے جو امن و شانتی اور انس و الفت کے پھول بکھیرتی ہیں اور

تسکین قلب کا بہترین عمل بھی یہی ہے کہ ہم اپنی زیادہ تر زندگی خدمت خلق میں گزاریں۔

اللہ رب العزت خدمت خلق کا ترغیب دیتا ھے

ایک حدیث میں بڑے عجیب انداز میں خدمت خلق کا ذکر آیا ہے۔ امام مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں : نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا :

اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو تُونے میری عیادت نہیں کی۔

بندہ کہے گا: میرے اللہ! تُو تو رب العالمین ہے میں کیسے تیری عیادت کرتا؟

اللہ فرمائے گا : میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تُو اس کی مزاج پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا۔

اے آدم کے بیٹے ! میں نے تجھے کھانے کو دیا تھا لیکن میں بھو کا تھا تُو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا ۔

بندہ کہے گا : پروردگار! تُو تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا ؟

اللہ فرمائے گا : میرا فلاں بندہ بھوکا تھا، تُو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا ۔

اے آدم کے بیٹے ! میں نے تجھے پانی دیا لیکن میں پیاسا تھا، تَو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔

بندہ کہے گا: تُو رب العالمین ہے میں کیسے تجھے پانی پلاتا ؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا : میرا فلاں بندہ پیاسا تھا، اگر تُو اسے پانی پلا تا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

کتنے ہی حسین پیرائے میں خدمت خلق کے کام کی عظمت کا احساس دلا یا گیا ہے تا کہ ہم بھی نیکی کے ان کا موں کی طرف راغب ہوں ۔یتیموں اور بیواؤں،فقراء اور مساکین سے اللہ تعالیٰ کو کس قدر محبت ہے اور کن کن طریقوں سے اللہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

جنت کی بشارت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ۔۔۔ایک دن مجلس میں نبی رحمت ﷺ نے صحابہ کرام سے سوالات کئے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے جنازے میں شرکت کی؟

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں نے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: آج کس نے بھوکے کو کھانا کھلا یا ؟

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ۔

آپ ﷺ نے پھر سوال کیا: آج کس نے اللہ کی رضا کے لئے روزہ رکھا ؟

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرما یا: میں نے ۔

آپ ﷺ نے ایک بار پھر پوچھا: آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ۔

نبی ﷺ نے فرمایا جس آدمی میں یہ (۴) باتیں جمع ہو جائیں وہ جنتی ہے ۔

خدمت خلق کے فوائد

خدمت خلق سے اللہ کی رضا اور اس کے قرب کا حقدار بن جاتا ہے کہ اللہ اس شخص کو پسند فرماتا ہے جو انسانوں کے لیئے نفع بخش ہو۔

خدمت کا سب سے اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ خادم و مخدوم کے درمیان محبت و الفت کو فروغ حاصل ہو تا ہے. اور باہمی قربت بڑھتی ہے. اس کے باعث انسان برے اخلاق اور اس کے دامن فریب سے نجات حاصل کر سکتاہے. کبر و نخوت ،ظلم و دہشت ، جبر و تشدد ، جیسے خطرناک بیماریوں کا علاج خدمت خلق کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے .

خدمت خلق کے لئے محبت و شفقت اور ہمدردی واخلاص کے علاوہ ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا ہو تا ہے.

خدمت خلق کا فائدہ یہ ہے کہ للہ تعالی غیب سے ان کی مدد فر ما تا ہے

''وللہ فی عون العبد ما كان العبد في عون اخیہ''

"اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے (صحیح ابن ماجہ للالبانی:۱۸۴)

خدمت خلق میں مسلم اور غیر مسلم میں فرق نہیں ۔ ہاں مسلمان سے ہمدردی زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم بھی ہمدردی اور مدد کا مستحق ہو تو اس کو نظر انداز نہیں کرنا

چاہیے کہ سارے اللہ کے مخلوق اور اس کے بندے ہیں۔

حسن سلوک اور انصاف کی عمدہ مثال

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسلمان کو پکڑ کر لایا گیا جس نے ایک غیر مسلم کو قتل کیا تھا۔ پورا ثبوت موجود تھا۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصاص میں اس مسلمان کو قتل کیے جانے کا حکم دیا۔ قاتل کے ورثاء نے مقتول کے بھائی کو معاوضہ دے کر معاف کرنے پر راضی کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے اسے فرمایا :

لعلهم فزعوک او هددوک

”شاید ان لوگوں نے تجھے ڈرا دھمکا کر تجھ سے یہ کہلوایا ہو۔“

اس نے کہا نہیں بات دراصل یہ ہے کہ قتل کیے جانے سے میرا بھائی تو واپس آنے سے رہا اور اب یہ مجھے اس کی دیت دے رہے ہیں، جو پسماند گان کے لیے کسی حد تک کفایت کرے گی۔ اس لیے خود اپنی مرضی سے بغیر کسی دباؤ کے میں معافی دے رہا ہوں۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی۔ تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔ لیکن بہرحال ہماری حکومت کا اُصول یہی ہے کہ:

من کان له ذمتنا فدمه، کدمنا، و دیته، کدیتنا

”جو ہماری غیر مسلم رعایا میں سے ہے اس کا خون اور ہمارا خون برابر ہے اور اس کی دیت ہماری دیت ہی کی طرح ہے“

۞ دار قطنی، السنن، ۳: ۱۳۴ ۞ عسقلانی، ۲ : ۲۶۲، رقم : ۱۰۰۹ ۞ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸ : ۳۰ تا۳۴ ۞ ابو یوسف، کتاب الخراج : ۱۸۷ ۞ شافعی، المسند : ۳۴۴ ۞ شیبانی، الحجہ، ۴ : ۳۵۵

اللہ اکبر ! قربان جائیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اس حسن سلوک اور کردار پر۔ ہمیں اس بات کو مشعلِ راہ بنانے کی بے حد ضرورت ہے۔

یہ مثالیں اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ اسلام کی تعلیمات ہر پہلو پر مسلم و غیر مسلم فرق کے بغیر رہنمائی کرتی ہیں تاکہ معاشرے میں امن سکون قائم رہے۔لوگ باہم ہمدرد ، معاون بن سکیں کیونکہ اسی وقت معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکے گا اور سماج کی جملہ برائیاں، بدعنوانیوں کا قلعہ قمع ہو گا۔

حرف آخر

اس افراتفری اور بھاگ دوڑ سے بھرے معاشرے میں محض یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دنیا میں صرف مفاد پرست اور خود غرض انسان ہی ہیں۔ عموماً لوگ یہی خیال کرتے ہیں ، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ آج بھی اپنی غرض سے بالاتر ہو کر انسانیت کے لیے کام کرنے والے بہت سے مخلص انسان دنیا میں موجود ہیں، ایسے لوگ اگرچہ کم ہیں، لیکن ہیں ضرور۔

آئیے ہم آج سے یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنی استطاعت کے مطابق جہاں ضرورت پڑے اور موقع ملے تو ضرور دوسروں کی مدد کریں گے۔ اور اللہ کی رضا اور اس کی قرب کے حقدار بنیں گے۔

....

مذہب اسلام اور تکریم انسانیت

اللہ رب العزت کا پسندیدہ دین، دین اسلام ہے۔ اس کائنات ہستی میں بے شمار مذاہب کے لوگ ہیں جو کہ ا لگ ا لگ مذہب کو مانتے ہیں۔ لیکن دینِ اسلام یہ وہ واحد مذہب ہے جو دنیائے انسانیت کو امن و شانتی کا درس دیتا ہے۔ جو انسانیت کی تکریم کرتا ہے۔ جو خدمتِ خلق کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جو حقوقِ انسانی کی حفاظت کرتا ہے۔ اور یہ معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کو ،خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب اور رنگ و نسل سے ہو ، جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت عطا کرتا ہے ۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو مارنے یا اس کی حق تلفی کرنے والے مسلمان کو زجر و توبیخ کی اور اسے ریاست کی طرف سے سزا دینے کا حکم دیا۔

اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کے حقوق کو کتنی زیادہ اہمیت دی گئی ہے اس کا اندازہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارک سے ہوتا ہے :

ألا من ظلم معاهداً او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة.

”خبردار! جس کسی نے کسی معاہد (اقلیتی فرد) پر ظلم کیا یا اس کا حق غصب کیا یا اُس کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف دی یا اس کی رضا کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو بروز قیامت میں اس کی طرف سے (مسلمان کے خلاف) جھگڑوں گا۔“

۞ابوداود، السنن، کتاب الخراج، باب فی تعشیر، ۳ : ۱۷۰، رقم : ۳۰۵۲ ۞ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ۱ : ۲۰۱ ۞منذری، الترغیب والترہیب، ۴ : ۷، رقم :۴۵۵۸ ۞ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۸ : ۱۱۵ ۞ عجلونی، کشف الخفاء، ۲ :۲۸۵، رقم :

یہ صرف ایک تنبیہ ہی نہیں بلکہ ایک قانون ہے۔ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دورِ مبارک میں اسلامی مملکت میں جاری تھا، جس پر بعد میں بھی عمل درآمد ہوتا رہا اور اب بھی یہ اسلامی دستورِ مملکت کا ایک حصہ ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے:

ان رجلا من المسلمین قتل رجلا من أھل الکتاب، فرفع الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : أنا أحق من وفی بذمتہ، ثم أمر بہ فقتل.

’’ایک مسلمان نے ایک اہل کتاب کو قتل کر دیا اور وہ مقدمہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فیصلہ کے لیے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اہل ذمہ کا حق ادا کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہوں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاتل کے بارے میں قتل کرنے کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔‘‘

۞ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸ : ۳۰ ۞ شافعی، المسند، ۱ : ۳۴۳ ۞ ابو نعیم، مسند ابی حنیفہ، ۱ : ۱۰۴

۞شافعی، الام، ۷ : ۳۲۰ ۞شیبانی، المبسوط، ۴ : ۴۸۸ ۞ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱ : ۱۲۶

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقلیتوں کے بارے مسلمانوں کو ہمیشہ متنبہ فرماتے تھے۔

چنانچہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاہدین کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسیرة اربعین عاما.

”جس کسی نے کسی معاہد (اقلیتی فرد) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہے۔“

۞ بخاری، الصحیح، کتاب الجزیہ، باب إثم من قتل، ۳ : ۱۱۵۴، رقم : ۲۹۹۵ ۞ ابن ماجہ، السنن، کتاب الدیات، باب من قتل معاہدا ۲ : ۸۹۶، رقم : ۲۶۸۶ ۞ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸ : ۱۳۳ ۞ منذری، الترغیب والترہیب، ۳ : ۲۰۴، رقم : ۳۶۹۳

اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جنت سے بہت دُور رکھا جائے گا دراصل یہ تنبیہات اس قانون پر عمل درآمد کروانے کے لیے ہیں جو اسلام نے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے عطا کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہلِ کتاب کے علاوہ مشرکین (بت پرست اقوام) سے بھی جو برتاؤ رہا اس کی بھی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ایک دفعہ ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص کے طور پر اس مسلمان کے قتل کیے جانے

کا حکم دیا اور فرمایا :

أنا أحق من أوفي بذمته.

”غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔“

۞ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸ : ۳۰ ۞شافعی، المسند، ۱ : ۳۴۳ ۞ ابونعیم، مسند ابی حنیفۃ، ۱ : ۱۰۴
۞شیبانی، المبسوط، ۴ : ۴۸۸

دوسری روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "انا اکرم من وفی ذمتہ "فرمایا۔

اللہ رب العزت کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ۔

سورۃ المائدۃ = آیات ۳۲

ترجمہ: اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جِلا لیا اس نے گویا سب لوگوں کو جلالیا ، اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے، پھر بیشک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔

قرآن مجید میں ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا۔ اور ایک انسان

کی جان کو بچانا پوری انسانیت کی جان کو بچانے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

لیکن افسوس کہ ہم مسلمان ہو کر بھی ان تعلیمات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔

عالمی سطح پر بھی مذہب اور ملت کی تفریق کے بغیر انسانی زندگی کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

ان حالات میں بیشک ہمیں ایسے تعلیمی نظام اور ایسے معلیمین کی ضرورت ہیں۔ جو ہماری دنیا کے مستقبل کو انسانیت کا درس دے۔ انھیں دنیا میں رہنے والا اور با شعور انسان بنائے۔ انھیں انسانیت کا خدمت گار بنائے۔ اچھائی اور عدل کا علمبردار بنائے۔

اس سلسلے میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہماری بہترین راہ نمائی کرتا ہے۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں ہمیشہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

◈◈◈◈◈◈◈◈◈

Amjadi Design Art
Akola Maharashtra
9767322365